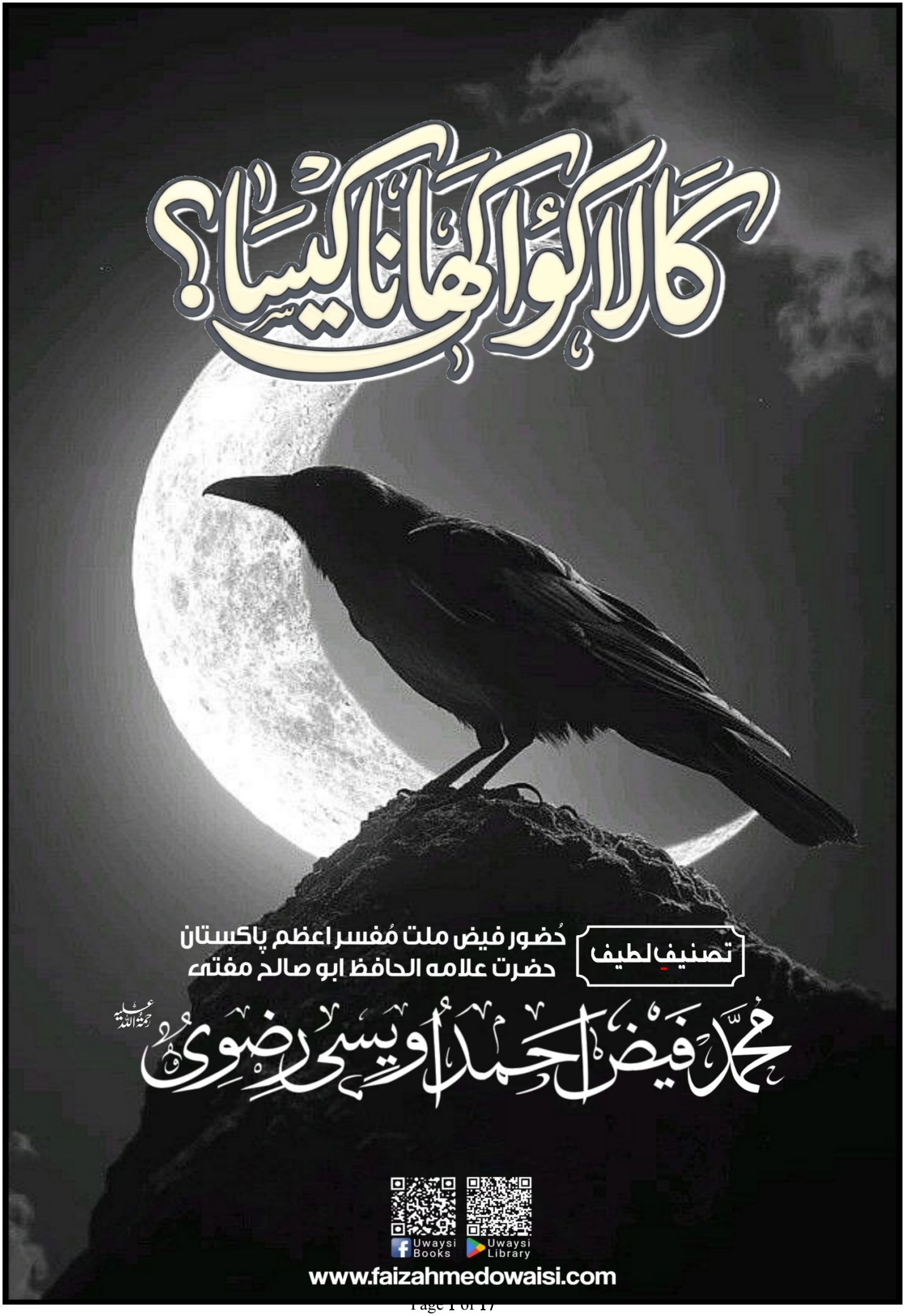
کالا کوا کہاں کیسا؟
تصنیف لطیف
حضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی
محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ
Uwaysi Books
Uwaysi Library
www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ

أما بعد! کوّے کی حِلت کے بارے میں وہابی دیوبندی صاحبان بڑا شور مچاتے ہیں، بلکہ بعض علاقوں میں اسے کھایا جاتا ہے۔ عوام پر اس کا گہرا اثر پڑتا ہے کہ شریعت سے بیزاری کا خطرہ ہے، اور پھر چونکہ یہ حلت و حرمت، بلکہ تقویٰ، طہارت، مقدس حدودِ فرض کی اولین واصول سے سمجھا جاتا ہے، اس لیے چند سطور سپردِ قلم کرتا ہوں۔

گر قبول افتاد زہے عزو شرف

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پاس حلت کی کوئی دلیل نہیں، سوائے اس کے کہ ایک مولوی رشید احمد نے اس کا کھانا ثواب کہہ دیا ہے۔ اب یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کھانے والے کو ثواب بھی حاصل ہوگا، اور پھر بقول مرشد ثواب بھی، چنانچہ دیوبندی فرقہ کے قطب العلم مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتاوی رشیدیہ، صفحہ ۲۹۶، مطبوعہ سعید کمپنی، کراچی میں موجود ہے۔

سوال: جس جگہ زاغِ معروضہ کو اکثر حرام جانتے ہوں، اور کھانے والے کو بُرا کہتے ہوں، تو ایسی جگہ اس کوّا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

جواب: ثواب ہوگا۔ [1]

قاعدہ: حلال و حرام جانوروں کی حلت و حُرمت علت پر موقوف ہے۔

فائدہ: حلت و حرمت کی تحقیق سے پہلے یہ متعین ہونا ضروری ہے کہ جس کوا میں اختلاف ہے، اسے عربی میں کیا کہتے ہیں۔ فقہاء کرام نے جو کوے کی متعدد قسمیں لکھیں، ان میں یہ کونسی قسم ہے، اور وہ یہ بھی لکھیں کہ کوا اگرچہ **ابقع** (رنگین) ہو، تب بھی وصف خلط (مخلوط وصف) اس کی حالت کے لیے کافی ہے کیونکہ فقہاء کرام نے حلت و حرمت کا دارومدار صرف اکل نجاست (نجاست کھانے) وعدم اکل نجاست (نجاست نا کھانے) پر رکھا ہے۔

وہابی دیوبندی کبھی اسے عقیق (پاک/ثواب والی چیز) بتاتے ہیں اور کبھی عزاب الزرع (زرعی نقصان دینے والا) اس کی تحقیق آگے آئے گی، ان شاءاللہ، اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ کوا اگرچہ **ابقع** (رنگین) ہو، تب بھی وصف خلط (نجاست وطاہر کو ملا کر کھانے کی عادت) اس کی حالت کے لیے کافی ہے، کیونکہ فقہاء کرام نے حلت و حرمت صرف اکل نجاست وعدم اکل نجاست پر رکھا ہے۔

فاسق کوا: حقیقت یہ ہے کہ کوا معروف فواسق خمس میں سے ہے، اور اس کی علت و حرمت میں دیوبندیوں کو غلطی ہوئی ہے کہ علت حرمت کیا ہے: اکل نجاست، فِسق، یا سبحت (درندگی/وحشی رویہ)۔ اس کی تحقیق بھی ہم آگے چل کر عرض کریں گے (انشاءاللہ)۔

علامات حرام کوّا: ناظرین کو یقین ہونا چاہیے کہ جو کوا بالاتفاق حرام ہے، اس کی فقہاء کرام نے علامتیں بتائی ہیں، ان میں دو مندرجہ ذیل ہیں: صاحب مواہب الدنیا، امام علامہ قسطلانی، شرح بخاری، صفحہ ۳۹۱، جلد ۳ میں فرماتے ہیں:

---

[1] (فتاوی رشیدیہ کامل، کتاب: جواز و حرمت کے مسائل، حلال کوا کھانا، ص 596، دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی)

"(الْغُرَابُ)، وَهُوَ يَنْقُرُ ظَهْرَ الْبَعِيرِ وَيَنْزِعُ عَيْنَهُ وَيَخْتَلِسُ أَطْعِمَةَ النَّاسِ."[2]

یعنی کوے کا فسق یہ ہے کہ وہ اونٹ کی مجروح (زخمی) پیٹھ پر چونچ مارتا، اس کی آنکھ نکال دیتا ہے اور لوگوں کے کھانے (یا چیزیں) اٹھالیتا ہے۔

تیسیر القاری شرح صحیح البخاری (فارسی) میں، علامہ شیخ نور الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"فاسق بودن عذاب نیست، بلکه کاری که می‌کند پشتِ مجروح را دور می‌کند و چشم می‌زند."[3]

یعنی اس کا فسق یہ ہے کہ وہ مجروح (زخمی) پشت پر حملہ کرتا اور آنکھیں نکالتا ہے۔

دعوت غور وفکر: تمام اہلِ اسلام ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں کہ ہمارا ملکی کوا (بقول گنگوہی، زاغ معروف) نجاست خور نہیں، وہ اس کا عاشق بھی ہے۔ یقین نہ آئے تو اسے مردود اور گندگیوں پر طواف کرتے دیکھ لیجئے، اور مردہ جانوروں بالخصوص اونٹ وغیرہ کی حالت زار قابلِ رحم ہوتی ہے، جب یہ کالے کوے اس کی پیٹھ سے کیا اور کتنا ظلم و ستم کرتے ہیں، اور اس کالے کوے کی شرارت کو کون نہیں جانتا کہ یہ لوگوں کے کھانے پینے کی چیزوں کے لیے جھپٹتا اور بچوں سے روٹی چھیننے کی ضرب المثل سے کون ناواقف ہے کہ چیزیں کیسے جھپٹتا ہے۔

نکتہ: فاسق، مجرم انسان کی صفت ہے، لیکن کوے کی خباثت (گندگی کی عادت) کی وجہ سے مجازاً اسے فاسق کہا جاتا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حِل و حَرَم میں ساقطُ الحُرمۃ ہونے کے سبب سے فاسق کہلاتا ہے، یعنی کہ کوئی جگہ حرمت نہیں رکھتا۔ جہاں چاہو قتل کر سکتے ہو، "موطا" کی تعلیقات میں ہے:

" فِسْقُهُنَّ خُبْثُهُنَّ وَكَثْرَةُ ضَرَرِهِنَّ "

ان پانچ کا فسق، ان کی خباثت اور کثرتِ ضرر (زیادہ نقصان پہنچانا) ہے، یعنی یہ ہر ایک کا نقصان کرتے ہیں۔

فائدہ: اہلِ انصاف نظرِ غائر (گہری نظر) سے ملاحظہ فرمائیں کہ فاسقِ ابقع کی خباثت میں فقہاء نے کسی قدر جزم کیا ہے، لیکن فرقہ دیوبندی حکمِ جازم کو ترک کر کے صیغۂ تمریض سے ضعف و ناقابلِ استدلال بتایا ہے۔ شاید دیوبندیوں نے اس متفق علیہ معنی لینے میں اس قدر تامل کیا ہے کہ اگر فسق کے یہ معنے لے کر ابقع کی تفسیر کی جائے گی، تو یہ کوّا بلا تامل حلت کے دائرہ سے خارج اور محرمات کی قطار میں شمار کرنا پڑے گا، کیونکہ فسق اگر ان معاملات کی وجہ سے ہے تو یہ یکجا اس میں موجود ہیں، جس پر بلا تردد اسے وہی ابقع کہا جائے گا جس کی حرمت پر فقہاء و محدثین متفق ہیں۔ لیکن جب سرے سے فسق کے معنے ہی بدل دیئے جائیں تو پھر معاملہ صاف ہے۔

مگر ہم کہتے ہیں کہ اگر فرضاً یہ بھی تسلیم کر لیں کہ یہ علتِ خروج عن الحرمۃ کے لیے ہے، تو یہ سب کو معلوم ہے کہ خروج بھی آخر حکمِ شرعی ہے۔ اس کے لیے بھی فقہاء متفق ہیں کہ: " إِنَّ الْأَصْلَ فِي الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ أَنْ تَكُوْنَ مُعَلَّلَةً "

یعنی احکامِ شرع سب کے سب معلول بعِلَل (کسی نہ کسی علت پر مبنی) ہوتے ہیں۔

تو ان سے پوچھنا چاہیے کہ اس خروج عن الحرمہ کی علت کیا ہے؟ وہی فقہاء کرام کی بتائی ہوئی علاماتِ فسق یا اور کچھ؟ لیکن کسی شارعِ حدیث نے یہ نہیں بتایا کہ ابقع کا فسق بوجہِ حلولِ نجاست ہے۔ "عینی"، "شرح قسطلانی"، "نہایہ" اور "نور الانوار" وغیرہ سب کہتے ہیں کہ فسقِ ابقع ہی فقط نجاست ہے اور بس۔

---

[2] (إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري، كتاب جزاء الصيد، باب ما يقتل المحرم من الدواب، 4/ 365 ، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1416 هـ – 1996 م)

[3] (تيسير القاري شرح صحيح البخاري [فارسی]، كتاب الحج، باب: مَا يُقْتَلُ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحَرَمِ، 2/ 240 ، مطبع علوی لكهنؤ، 1305 هـ)

سوال وجواب

یہ بات ہے تو پھر کوے کی قسمیں مختلف کیوں ہیں؟فقہاء کرام نے کوے کو تین قسموں میں تقسیم فرما کر ابقع کو محض نجاست خوار بتایا ہے۔وہ یقیناً اس غیر فاسق ابقع کے متعلق لکھا ہے۔یہ ظاہر ہے کہ یہ تقسیم ہر انواعِ کوؤں کی نہیں ہے،جب کہ غُراب وغیرہ کوے اس تقسیم میں شامل نہیں ہو سکتے،تو ابقع فاسق کا خروج کچھ بھی اعتراض نہیں رہ سکتا۔بلکہ اس تقسیم کی تلافی کے ذریعہ سے صرف ان کوؤں کا حکم معلوم ہو سکتا ہے جن میں صرف نجاست خوری پر حکم کا دائر کرنا ممکن ہو سکے۔باقی فسق کی علت سے حرام کوے جیسا کہ غدرات(کوے کی ایک قسم) کے واقع فاسق ہیں اس تقسیم سے خارج ہیں۔

تفصیلی جواب: تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ تقسیم مذکور میں ابقع کو محض نجاست خوار بتایا گیا ہے،اور عقعق کو بلا اختلاف خالط کی قسم ذکر کی گئی ہے۔

قَالَ فِي "البحر": " نَوْعٌ يَأْكُلُ الْجِيَفَ فَحَسْبُ فَإِنَّهُ لَا يُؤْكَلُ، وَنَوْعٌ يَأْكُلُ الْحُبَّ فَحَسْبُ فَإِنَّهُ يُؤْكَلُ، وَنَوْعٌ يَخْلِطُ بَيْنَهُمَا وَهُوَ أَيْضًا يُؤْكَلُ عِنْدَ الْإِمَامِ وَهُوَ الْعَقْعَقُ-"[4]

یعنی ایک قسم محض مردار خوار ہے،وہ حرام ہے۔دوسری صرف دانہ خوار ہے،وہ حلال ہے۔تیسری دانہ اور مردار دونوں کھاتی ہے،اس کو عَقعَق کہتے ہیں،وہ بھی امام صاحب کے نزدیک حلال ہے۔

"ردالمحتار" میں "عنایہ" سے نقل کیا گیا ہے:

" وَنَوْعٌ لَا يَأْكُلُ إِلَّا الْجِيَفَ وَهُوَ الَّذِي سَمَّاهُ الْمُصَنِّفُ الْأَبْقَعَ وَإِنَّهُ مَكْرُوهٌ. وَنَوْعٌ يَخْلِطُ الْخ اهـ وَالْأَخِيرُ هُوَ الْعَقْعَقُ "[5]

یعنی محض مردار کھانے والی حرام ہے،اس کو مصنف نے أَبْقَعَ لکھا ہے،اور خالِط حرام نہیں ہے،اور اس خالِط کا نام عَقعَق ہے۔

نوٹ: اسی طرح عام فقہ کی کتابوں میں مفصل ہے۔معلوم ہوا کہ یہ کوّا اگرچہ غُراب(کالا کوا) ہے مگر عقعق ہر گز نہیں ہے،کیونکہ تمام فقہاء اور اہلِ لغت متفق ہیں کہ عقعق ایک دراز دُم سیاہ و سفید پرندہ ہے جس کی آواز عین و قاف سے مشابہ ہوتی ہے،اور متنازع فیہ زاغ معروف(کالا کوا) کو اس سے کسی قسم کی مناسبت و مشابہت نہیں۔قَالَ ابنِ الأثِير فِي "النهاية": "هُوَطَائِرٌ مَعْرُوفٌ ذُو لَوْنَيْنِ أَبْيَضَ وَأَسْوَدَ، طَوِيلُ الذَّنَبِ. وَيُقَالُ لَهُ:الْقَعْقَعُ أَيْضًا."[6]

یعنی ابنِ اثیر نے "النہایہ" میں لکھا ہے کہ عقعق ایک سفید و سیاہ رنگ کا ابلق پرندہ ہے جس کی دم لمبی ہوتی ہے،اور اسے قعقع بھی کہتے ہیں۔

علامہ طحطاوی لکھتے ہیں: " وَالْعَقْعَقُ: وِزَانُ جَعْفَرٍ: طَائِرٌ نَحْوُ الْحَمَامَةِ طَوِيْلُ الذَّنَبِ فِيْهِ بَيَاضٌ وَسَوَادٌ، وَهُوَ نَوْعٌ مِنَ الْغِرْبَانِ يُتَشَاءَمُ بِهِ وَيُعَقْعِقُ بِصَوْتٍ يُشْبِهُ الْعَيْنَ وَالْقَافَ."[7]

یعنی یہ کبوتر کے قریب جسامت کا پرندہ ہے،دراز دم اور سیاہ سفید رنگ کا ہوتا ہے۔یہ کوؤں کی ایک قسم ہے،بعض لوگ اس سے بدشگونی لیتے ہیں،اور اس کی آواز عین اور قاف سے مشابہ ہوتی ہے۔

---

[4] (البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري، كتاب الذبائح، فصل فيما يحل ولا يحل من الذبائح، أكل غراب الزرع، 8/ 195، المكتبة العلمية - بيروت، 1399هـ - 1979م)

[5] (حاشية ابن عابدين = رد المحتار، كتاب الذبائح، قوله والغراب الأبقع، 6/ 305، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية، 1386 هـ - 1966م)

[6] (النهاية في غريب الحديث والأثر، باب العين مع القاف، عقعق، 5/ 276، المكتبة العلمية - بيروت، 1399هـ - 1979م)

[7] (حاشية ابن عابدين = رد المحتار، كتاب الذبائح، 6/ 308، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية، 1386 هـ - 1966م)

فائدہ: دیکھ لیں کہ عقعق کی مندرجہ بالا صورتوں میں سے اس کوے میں ایک بھی مشابہت نہیں۔ نہ یہ طویل الذنب (لمبی دُم والا پرندہ) ہے، نہ اس سے بدفالی لی جاتی ہے، اور نہ اس کی آواز عین و قاف سے مشابہت رکھتی ہے، کیونکہ یہ کوا کائیں کائیں کرتا ہے۔ پس عقعق نہ ہونے اور محض نجاست خوار نہ ہونے سے، اور اس کا فقہاء کی تقسیم میں بتلایا ہوا ابقع نہ ہونا بھی ظاہر و باہر ہے۔ تو اب صرف خالط کی بنا پر اس کو تقسیم میں داخل کرنا اور عقعق کہنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ گدھے کو غلطی کی وجہ سے جلالہ میں شامل کر دیا جائے۔ تحریم جیسا کہ گدھے میں ہے ویسا ہی ابقع میں بھی موجود ہے، جس کی علاماتِ رذیلہ اور صفاتِ ذمیمہ سب کی سب اس کوے میں پائی جاتی ہیں۔ پھر یہ کیا انصاف ہے کہ باوجود مباینتِ جملہ صفات کے صرف وصفِ خلط (نجاست وطاہر کو ملا کر کھانے کی عادت) کی وجہ سے اسے عقعق میں شامل کر دیا جائے، مگر دوسری گندی صفات وعلامات کے موجود ہوتے ہوئے بھی اسے ابقع شمار نہ کیا جائے۔

"فتح المعین" میں ہے: " وَالْمُرَادُ بِهِ الْأَبْقَعُ الَّذِي يَأْكُلُ الْجِيَفَ وَيَخْلِطُ النَّجِسَ مَعَ الطَّاهِرِ فِي التَّنَاوُلِ"[8]

یعنی فقہی اصطلاح میں ابقع اس کو کہتے ہیں جو مردار کھاتا ہو اور کھانے میں نجاست وطاہر کو ملا کر کھاتا ہو۔

فائدہ: بعض فقہاء کی اصطلاح میں ابقع کو محض نجاست خوری کی وجہ سے کہا گیا ہے، تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حدیثِ شریف میں جو ابقع کو فاسق فرمایا ہے وہ بھی محض نجاست خوری ہی کی وجہ سے فاسق اور حرام ہوا ہے۔ پھر طُرفہ یہ ہے کہ دیوبندی خود بھی اس پر متفق نہیں کہ ابقع محض نجاست خوری کے باعث حرام ہوا ہے، بلکہ بعض عُجلت سے اسے میتہ خوار (مردار کھانے والا) ہونے کی وجہ سے حرام قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ گنگوہی نے اس کی میتہ خوری کی تصریح نہیں فرمائی۔ تعجب بالائے تعجب یہ ہے کہ بعض دیوبندی مولوی اس کالے کوے معروف (متنازع فیہ) کو غرابُ الزَّرع ٹھہراتے ہیں، جو کہ محض دانہ خوار ہے اور نجاست کے قریب بھی نہیں بھٹکتا۔ چنانچہ "مرقاۃ" میں ہے:

" وخَرَجَ الزَّاغُ وَهُوَ أَسْوَدُ مُحْمَرُّ الْمِنْقَارِ وَالرِّجْلَيْنِ، وَيُسَمَّى غُرَابَ الزَّرْعِ لِأَنَّهُ يَأْكُلُهُ"[9]

یعنی غرابُ الزرع ایک سیاہ رنگ کا پرندہ ہے جس کی چونچ اور پاؤں سرخی مائل ہوتے ہیں، اسے کھیت کا کوا اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کھیتی (دانہ) کھاتا ہے۔

فائدہ: دیوبندی اس کوے کے نام کے تعین میں متحیر (حیران) ہیں اور بیجا تاویلات سے اتنی کھینچ تان کی ہے کہ بسا اوقات ہوش وحواس بھی گنوا بیٹھتے ہیں۔

لطیفہ: استاذی مولانا خورشید احمد صاحب مدظلہم کا حوالہ دکھایا تو ایک دیوبندی نے کہا: "معروفہ" مؤنث کا صیغہ ہے، اسی لیے خاص قسم کا کوا مراد ہے۔ استاد صاحب نے فرمایا: "یہ فرق ہمیں کیا معلوم ہوگا! ہمیں تو تمام کالے کوے حرام نظر آتے ہیں۔"

فائدہ: حاصلِ کلام یہ ہے کہ تصریحاتِ علمائے اعلام کے نزدیک کوے میں فسق موجبِ تحریم ہے۔ فسق کے معنی تاذیہ (ایذا رسانی) اور خباثتِ افعال (گندی عادات) کے ہیں۔ دیوبندی مولویوں کی یہ کمال جسارت اور بے حیائی ہے کہ باوجود تسلیمِ فسق کے پھر بھی اس کی حرمت میں تردد پر اڑے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فسق کو کسی نے بھی موجبِ حرمت قرار نہیں دیا۔ قطع نظر ازیں کہ فسق مستلزم خباثت ہے اور خباثت ان کے نزدیک بھی مستلزم حرمت ہے، یہ دعویٰ کہ فسق علتِ حرمت نہیں دراصل روایاتِ فقہاء کے عدمِ تتبع اور اصولِ دینِ متین کے خلاف ہے۔

☆ حواشی الہدایہ میں ہے:

---

[8] (حاشية محمد ابى السعود المصرى الحنفى المسماة بفتح الله المعين على شرح الكنز،قوله ولا شيء بقتل غراب،1/ 531، جمعية المعارف، 1870م)

[9] (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب المناسك، باب المحرم يجتنب الصيد، 5/ 1856، الحديث2698، دار الفكر، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1422هـ - 2002م)

" وَقَدْ يُقَالُ: أُصُولُ التَّحْرِيمِ أُمُورٌ: نَصُّ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ عَلَى تَحْرِيمِهِ، وَالْأَمْرُ بِالْقَتْلِ، كَالْفَوَاسِقِ الْخَمْسِ وَغَيْرِهَا، إِلَخْ"

یعنی کہا جاتا ہے کہ اصولِ تحریم چند امور ہیں: ایک نصِّ قرآنِ کریم اور حدیثِ مقدس کا کسی چیز کو حرام قرار دینا، اور دوسرا امر بالقتل (قتل کا حکم دینا)، جیسا کہ فواسقِ خمس (پانچ موذی جانور) کے بارے میں آیا ہے، الخ۔

☆ "بدائع الصنائع" میں ہے: " رُوِيَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الْغُرَابِ فَقَالَ: مَنْ يَأْكُلُ بَعْدَ مَا سَمَّاهُ اللهُ فَاسِقًا؟"[10]

یعنی حضرت عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے کوے کے کھانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: "اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب اسے فاسق قرار دیا ہے تو اس کے بعد کون اسے کھانا پسند کرے گا؟"

☆ "النہایہ" میں ہے: " وَمِنْهُ حَدِيثُ عَائِشَةَ، وَسُئِلَتْ عَنْ أَكْلِ الْغُرَابِ فَقَالَتْ: «وَمَنْ يَأْكُلُهُ بَعْدَ قَوْلِهِ: فَاسِقٌ؟» وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ: أَرَادَ بِتَفْسِيقِهَا تَحْرِيمَ أَكْلِهَا. "[11]

یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کوے کے کھانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "جب نبی کریم ﷺ نے اسے فاسق فرمایا ہے تو پھر اسے کون کھائے گا؟" امام خطابی فرماتے ہیں کہ شارع علیہ الصلاۃ والسلام نے اسے فاسق کہہ کر اس کے کھانے کی حرمت مراد لی ہے۔

پس جب فقہاء امر بالقتل کو موجبِ تحریم کہیں، اور امام خطابی تفسیق سے تحریمِ اکل مراد لیں، اور ابو عروہ تسمیہ بالفاسق کو تحریمِ اکل کے لیے کافی سمجھیں، تو پھر دیوبندی حضرات فسق کو ناقابلِ اعتبار سمجھتے ہوئے وصفِ خلط (نجاست وطاہر کو ملا کر کھانے کی عادت) لے کر کوے کو حلال قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اسے طیبات میں داخل کر کے مخالفین کو ﴿لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ﴾ (سورۃ المائدۃ، آیت ۸۷) کے تحت وعید کا مستحق ٹھہرانے کی سعی کرتے ہیں۔

ضابطۂ اسلام: حضور سرورِ عالم ﷺ نے رہتی دنیا تک ایک ضابطہ بیان فرمایا جس سے حلال وحرام کا امتیاز خود بخود ہو سکتا ہے:

" الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ. "[12]

یعنی حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے، اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن کی حلت وحرمت کو بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

سوال: درمختار کے حاشیہ ردالمحتار میں حضرت علامہ شامی اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مخلوط غذا کھانے والا کوا امام صاحب کے نزدیک مکروہ نہیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہے۔ چنانچہ عبارت یہ ہے: " وَنَوْعٌ يَخْلِطُ يَأْكُلُ الْحَبَّ مَرَّةً وَالْجِيَفَ أُخْرَى وَلَمْ يَذْكُرْهُ فِي الْكِتَابِ، وَهُوَ غَيْرُ مَكْرُوهٍ عِنْدَهُ مَكْرُوهٌ عِنْدَ أَبِي يُوسُفَ اهـ وَالْأَخِيرُ هُوَ الْعَقْعَقُ "[13]

---

[10] (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كتاب المناسك، باب المحرم يجتنب الصيد، 5/ 40، مطبعة الجمالية بمصر، الطبعة: الأولى 1327 - 1328 هـ)

[11] (النهاية في غريب الحديث والأثر، باب الفاء مع السين، فسق، 5/ 446، المكتبة العلمية - بيروت، 1399هـ - 1979م)

[12] (سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب الوقوف عند الشبهات، 2/ 1261، الحديث3984، المكتبة العلمية)

[13] (حاشية ابن عابدين = رد المحتار، كتاب الذبائح،قوله والغراب الأبقع، 6/ 305، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية، 1386 هـ - 1966م)

یعنی کوے کی ایک قسم ہے جو کبھی دانہ کھاتی ہے اور کبھی گندگی (مردار) کھالیتی ہے۔اس کا ذکر کتاب میں نہیں کیا گیا۔وہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ نہیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہے،اور یہی عقعق ہے۔

چونکہ غرابِ زرع اور غرابِ عقیق موذی نہیں ہوتے،لہٰذا احرام کی حالت میں ان کے قتل پر جرمانہ واجب ہوگا۔چنانچہ علامہ شمس الدین سرخسی نے مبسوط میں لکھا ہے: قَالَ السَّرَخْسِيُّ فِي الْمَبْسُوطِ: "الْعَقْعَقُ فَيَجِبُ الْجَزَاءُ بِقَتْلِهِ عَلَى الْمُحْرِمِ لِأَنَّهُ لَا يَبْتَدِئُ بِالْأَذَى غَالِبًا."[14]

یعنی امام سرخسی فرماتے ہیں کہ عقعق کے قتل پر محرم پر جزا(کفارہ)لازم ہے کیونکہ وہ عام طور پر ایذا رسانی میں پہل نہیں کرتا۔صاحبِ جوہرہ نے بھی لکھا ہے کہ عقعق اور غرابِ زرع کے قتل میں کفارہ واجب ہوگا۔تقریباً فقہِ حنفی کی اکثر کتبِ فتاویٰ و شُروح میں اس طرح کی تصریحات موجود ہیں۔

جواب: جن کوؤں کا ذکر سوال میں ہے اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے،مگر سوال صراحت کے ساتھ نہیں کیا گیا۔اس لیے کہ دیوبندیوں کے قطب العالم گنگوہی نے زاغِ معروف(مشہور کالا کوا) کو حلال کہا ہے اور اس کے کھانے کو ثواب قرار دیا ہے۔اب اگر کوئی شخص فقہِ حنفی کی کسی کتاب میں زاغِ معروف(کالا کوا) کے حلال ہونے کی تصریح دکھادے تو پیش کرے۔ایسا نہیں دکھایا جاسکتا۔بلکہ میری بیان کردہ تحقیق سے واضح ہو چکا ہے کہ جس کوے کو گنگوہی صاحب نے حلال کہا ہے فقہاء کرام نے اسی کو فاسق اور حرام بتایا ہے۔

جواب ۲: کواخور حضرات اپنی خوراک پر پردہ ڈالنے کے لیے علامہ شامی کی وہ عبارت پیش کرتے ہیں جس میں مخلوط غذا کھانے والے کوے کے متعلق اختلاف بیان کیا گیا ہے،اور سادہ لوح سنیوں کو دکھا کر اپنے موقف کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔مگر وہ اس کوے کا نام اور آواز،جو اس کی صحیح پہچان کی علامت ہے،چھپانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ان کی خوراک کو فروغ مل سکے۔حالانکہ یہ اختلاف عقعق میں ہے جو ایک جنگلی پرندہ ہے۔اور منتخب اللغات سے بھی واضح ہے کہ عقعق سیاہ و سفید پرندہ ہے جس کی آواز عین قاف کی طرح ہوتی ہے اور اسے جنگلی کوا کہا جاتا ہے۔جبکہ زیرِ بحث عام گھروں میں پھرنے والا کوا ہے۔لہٰذا یہ کتنی خیانت ہے کہ جنگلی کوے کا اختلاف بتا کر گھریلو کوے کے کھانے کو فروغ دیا جائے۔عقعق کی غذا مخلوط ہے جیسا کہ علامہ شامی کی عبارت سے واضح ہے: " يَأْكُلُ الْحَبَّ مَرَّةً وَالْجِيَفَ أُخْرَىٰ" یعنی کبھی دانہ کھاتا ہے اور کبھی مردار۔

جبکہ گھروں میں پھرنے والا کوا ہر چیز کھا جاتا ہے بلکہ چھوٹے بچوں کے ہاتھوں سے روٹی کے ٹکڑے چھین کر کھانے کا عادی ہے۔

مزید یہ کہ عقعق کے بارے میں اختلاف مخلوط غذا کی وجہ سے ہے جبکہ گھریلو کوے کا حرام ہونا خباثت،ایذا دہی اور فسق کی وجہ سے ہے۔پھر عقعق کی آواز عین قاف ہے اور عام کوے کی آواز کائیں کائیں۔پس کہاں وہ اور کہاں یہ۔

عقعق و ابقع کا فرق: دیوبندی دھوکہ دہی کے استاذ اور مشہور ہیں،اسی لیے ان کی اس سازش اور دھوکہ کو بے نقاب کرنا ضروری ہے۔فرق کچھ یوں ہے:

ابقع	عقعق
ابقع کی آواز کائیں کائیں ہے۔	عقعق کی آواز عین قاف ہے۔

[14] (المبسوط للسرخسي، كتاب المناسك، باب جزاء الصيد، محرم قتل سبعا، 4/ 92، مطبعة السعادة - مصر)

ابقع فاسق ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔	عقعق صرف مخلوط غذا کی وجہ سے مختلف فیہ ہے۔
ابقع عام گھروں میں پھرنے والا ہے۔	عقعق جنگلی کوا ہے۔
ابقع خبیث اور شرارتی ہے: بچوں سے بلکہ بڑے سمجھداروں سے بھی چھین کر چیز اپنی چونچ میں دبا کر لے جاتا ہے، ایذا پہنچاتا ہے، بچوں کو ٹھونگے مارتا ہے، گنجوں کا دشمن ہے۔	عقعق کو پالنا اور اسے بولنا سکھانا ممکن ہے۔

دیوبندیوں اور وہابیوں پر اثر: اطباء، حکما اور ڈاکٹروں کا اتفاق ہے کہ غذا کا اثر کردار پر پڑتا ہے۔

حکایت: اخبار نوائے وقت لاہور میں ایک وکیل صاحب کی کہانی چھپی تھی: وکیل صاحب نے کہا کہ دفتر جاتے وقت جوہڑ میں چھلانگ لگانے کو جی چاہتا ہے ڈاکٹر صاحب نے پوچھا کہ ناشتا کیا ہے؟ وکیل نے فرمایا: انڈے۔ ڈاکٹر نے کہا: کس کی؟ فرمایا: مرغی کے۔ ڈاکٹر نے فرمایا: گھر کی ہے یا دکان سے؟ وکیل نے کہا: دوکاندار سے خریدے گئے ہیں۔ ڈاکٹر نے کہا: دوکاندار کی حرکت سے معلوم ہوا کہ مہنگائی کے مقابلے میں حکمت عملی اختیار کی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا آپ کی بیماری معلوم ہوگئی کہ جیسی غذا ویسا اثر، اب کے بعد خالص انڈے حاصل فرمائیں۔ ڈاکٹر نے کہا: اب سے خالص انڈے حاصل کریں۔

اس قاعدہ پر دیکھ لیں، دیوبندی دو قسم کے ہیں: ایک، اگرچہ کو احلال سمجھتے ہیں، لیکن عوام کے خطرے کے پیش نظر کھل کر نہیں کھاتے؛ ممکن ہے کبھی کبھار کھا لیتے ہوں۔ لیکن دوسرے تو کھل کر کھاتے ہیں، بلکہ جشن منا کر، جیسے رسالۂ ھذا کے ابتداء میں فقیر نے نشاندہی کی ہے۔ اور یقین مانیے کہ یہ مذہبی شرارتیں عموماً ایسے کواخوروں سے اٹھتی ہیں۔ اگر یقین نہ آئے تو تجربہ کے طور پر ایک کواخور وہابی، دیوبندی کو کسی امن کے گہوارے میں پہنچایئے، پھر قدرت کا تماشہ دیکھیں، اور مزید یقین وہابی کے لیے انجمن سپاہ صحابہ، جس کا دوسرا نام خون خرابہ کی کارروائیاں ہے، دیکھ لیجئے کہ ان کی اکثریت کواخوروں کی ہے؛ ورنہ دوسرے دیوبندی ان سے ایسی کارروائیوں اور کواخوری سے بھی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

ضیاء القاسمی دیوبندی کے بیٹے کا اعلان: مارچ ۲۰۰۱ء بروز اتوار، کراچی کے تمام اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ سپاہ صحابہ کی سپریم کونسل کے سرپرست زاہد محمود قاسمی (جو سابق سرپرست ضیاء القاسمی کا بیٹا ہے) نے سپاہ صحابہ سے علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے، اور مختصر انکشاف کیا ہے کہ سپاہ صحابہ غیر سنجیدگی کا ثبوت دے رہی ہے، اور اس تنظیم کے لیڈر ورہنما بیرونی ممالک اور اندرونی ملک کی امداد سے بڑی بڑی گاڑیاں خرید رہے ہیں اور لوگوں کو پھانسی پر چڑوا کر اپنے ذاتی مقاصد کی تکمیل کر رہے ہیں۔ اس لیے میں سپاہ صحابہ (نام نہاد) سے علیحدگی کا اعلان کرتا ہوں۔

(سنی ترجمان، کراچی، مارچ ۲۰۰۱ء، ۶ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ)

نوٹ: اس طرح کے اعلانات براہِ راست اخبارات میں عام شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اخبارات پڑھنے والے حضرات خوب جانتے ہیں کہ انجمن سپاہ صحابہ کے ناموں کے لیے فقیر کا رسالہ "سپاہ صحابہ یا خون خرابہ" پڑھیے۔

لغوی تحقیق: "کوا" عربی بمعنی غُراب ہے۔ کہتے ہیں غُراب سیاہ شے کو کہا جاتا ہے۔ چونکہ "کوا" سیاہ ہے، بنابریں اسے "غراب" سے موسوم کیا گیا۔ قرآنِ مجید میں ہے: ﴿فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ﴾ (سورۃ المائدہ، آیت ۳۱) دونوں ایک معنے میں ہیں یعنی سیاہ۔ حدیث شریف میں ہے: " إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُبْغِضُ الشَّيْخَ الْغِرْبِيْبَ "[15] سعد نے فرمایا کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو سیاہ خضاب استعمال کرتا ہے۔

غراب کی جمع: غربان، اغربہ، اغرب، غرابین، غرب آتی ہے۔ ان سب کو ذیل کے شعر میں بیان کیا گیا:

ے بِالْغُرْبِ أَجْمَعُ غُرَاباً ثُمَّ أَغْرِبَةً ... وَأَغْرُبٌ وَغَرَابِيْنُ وَغِرْبَانُ[16]

عرب میں اس کی کنیتیں ہیں: ابوحاتم، ابوجادت، ابوجراح، ابوحذر، ابوزیدان، ابوزاجر، ابوشوم، ابوغیاث، ابوقعقاع، ابومرقال۔

حضور نبی پاک ﷺ نے کوے کو خبیث اور فاسق جانوروں میں شمار فرمایا ہے، اور ایسے خبیث جانوروں کے حرام ہونے پر نص قرآنی شاہد ہے:

﴿وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَآئِثَ﴾ (سورۃ المائدہ، آیت ۸۸)

یعنی نبی کریم ﷺ اپنی امت کے لیے طیب چیزیں حلال اور خبیث چیزیں حرام فرماتے ہیں۔ متقدمین اور متاخرین فقہا اس بات پر متفق ہیں کہ کوے خبیث اور حرام ہیں۔

1. **غراب الزرع:** یعنی کھیتی کا کوا، جو صرف حلال کھاتا ہے اور موذی بھی نہیں ہوتا، مباح ہے، یعنی کھا لینے میں حرج نہیں۔ غراب عقعق موذی تو نہیں، مگر غذا مخلوط بحلال و حرام کھاتا ہے۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کی آواز "عین قاف" کی مشابہ ہے۔ تینوں کی تحقیق درج ذیل ہے تاکہ پڑھنے والا کسی کی مکر و فریب کا شکار نہ بن سکے، اور کوے خوروں کے اختراعی من گھڑت اشکال اور بہانہ تراشی کی حقیقت سے واقف ہو کر خبیث و طیب کے مابین فرق کر سکے۔
2. **غراب ابقع:** یعنی وہ سیاہ و سفید کوا، جو کہ ہمارے ملک میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اس کا دوسرا نام "غراب البین" ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کو فاسق فرمایا ہے، اور فقہا اس کے خبیث، فاسق و حرام ہونے پر متفق ہیں۔

امام جوہری فرماتے ہیں: "غراب البین ایسا کوا ہے جس میں سیاہی و سفیدی ہے۔ ان کے لیے بھی شرعی حکم ہے کہ ان سے بھی بچنا لازم ہے۔ جو بچ گیا وہ اپنے دین کے امور میں حق حاصل کر گیا، جو مشتبہ امور سے نہ بچ سکا تو وہ یقین کر لے کہ وہ حرام میں داخل ہوا۔"[17]

اس سے عوام خود سمجھ سکتے ہیں کہ کوا معروف جانور ہے، اس کے کھانے سے عوام کو طبعی نفرت ہے، لیکن دیوبندیوں نے اگر اپنی غلط تدبیر سے حلال ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، پھر بھی اس کی حلت و حرمت خود بھی تاحال شک میں ہیں۔ فلہذا، عوام کو بچانا ضروری ہے۔

اب، فقہائے کرام کوے کی تین قسمیں لکھتے ہیں: غراب ابقع، غراب الزرع، غراب عقعق۔

غراب ابقع: یہ عام گھروں میں پائے جانے والا دیسی کوا ہے، جسے نبی کریم ﷺ نے موذی یعنی بغیر چھیڑے ایذا دینے والا اور خبیث جانور شمار فرمایا۔

---

[15] اس کا مفہومی ترجمہ اس طرح ہے: "بیشک اللہ تعالیٰ سیاہ خضاب لگانے والے شخص کو ناپسند فرماتا ہے۔" (ن اُویسی)

[16] (حياة الحيوان الكبرى، باب الغين المعجمة، الغراب، 2/ 235، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الثانية، 1424هـ)

[17] (حياة الحيوان الكبرى، باب الغين المعجمة، الغراب، فائدة أجنبية، 2/ 237، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الثانية، 1424هـ)

قَالَهُ مُحَمَّدُ بْنُ ظَفَرٍ، فِي السُّلْوَانِ: "وَغُرَابُ الْبَيْنِ الْأَبْقَعُ." قَالَ الْجَوْهَرِيُّ: "هُوَ الَّذِي فِيهِ سَوَادٌ وَبَيَاضٌ."[18]

قَالَ الشَّامِيُّ: "وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ أَيِ الَّذِي فِيهِ بَيَاضٌ وَسَوَادٌ". [19]

یعنی ابن عابدین الشامی لکھتے ہیں کہ ابقع ایسا کوا ہے جس میں سیاہی و سفیدی ہے۔ غالباً ابقع کہنے کی وجہ بھی یہی معلوم ہوتی ہے۔

غراب البین کہنے کی وجہ علامہ دنیوی مجالستہ میں بیان کرتے ہیں: "وَقَالَ صَاحِبُ الْمُجَالَسَةِ: سُمِّيَ غُرَابَ الْبَيْنِ لِأَنَّهُ بَانَ عَنْ نُوحٍ، عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ، لَمَّا وَجَّهَهُ لِيَنْظُرَ إِلَى الْمَاءِ، فَذَهَبَ وَلَمْ يَرْجِعْ. وَلِذٰلِكَ تَشَاءَمُوا بِهِ."[20] (حیوۃ الحیوان)

یعنی صاحبِ مجالسہ نے کہا: "غراب البین کا نام اس لیے رکھا گیا کہ یہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں بھیجا گیا تاکہ دیکھے کہ آیا زمین پانی سے ڈوب چکی ہے یا نہیں، اور یہ واپس نہ آیا۔ اسی وجہ سے اسے غراب البین کہا گیا۔" اسی وجہ سے اسے بدفالی میں تعبیر کیا جاتا ہے۔ (حیوۃ الحیوان و روح البیان)

نہ لوٹنے کی وجہ کمال الدین دمیری نے لکھی: "وَذٰلِكَ أَنَّ نُوحًا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَرْسَلَهُ لِيَنْظُرَ هَلْ غَرِقَتِ الْبِلَادُ وَيَأْتِيَهُ بِالْخَبَرِ، فَوَجَدَ جِيْفَةً طَافِيَةً عَلَىٰ وَجْهِ الْمَاءِ فَاشْتَغَلَ بِهَا، وَلَمْ يَأْتِهِ بِالْخَبَرِ، فَدَعَا عَلَيْهِ"[21] (حیوۃ الحیوان)

یعنی: حضرت نوح علیہ السلام نے اسے بھیجا تاکہ دیکھے کہ آیا زمین پر پانی آیا یا نہیں۔ کوے نے جیفت (مردار) کو پانی پر دیکھ کر مشغول ہو گیا اور واپس نہیں آیا۔ نبی ﷺ کے فرمان کی پروا کیے بغیر یہ کوا مردار کھانے میں مشغول ہو گیا۔ فقہا فرماتے ہیں کہ اس کی اطاعت نہ کرنا شرعی لحاظ سے اس کی فرمانبرداری سے خارج ہونے کی مثال ہے۔ وَأَصْلُ الْفِسْقِ الْخُرُوجُ عَنِ الشَّيْءِ، وَفِي الشَّرْعِ الْخُرُوجُ عَنِ الطَّاعَةِ[22]

ابن قتیبہ نے ذکر کیا ہے:

أَنَّهُ سُمِّيَ فَاسِقاً، فِيمَا أَرَى، لِتَخَلُّفِهِ حِينَ أَرْسَلَهُ نُوحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ، لِيَأْتِيَهُ بِخَبَرِ الْأَرْضِ، فَتَرَكَ أَمْرَهُ وَوَقَعَ عَلَى جِيْفَةٍ.[23] (حیوۃ الحیوان)

یعنی: میرا خیال ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا فرمان بجانہ لانے کی وجہ سے اس کو فاسق کہا گیا ہے۔ جب حضرت نوح علیہ السلام نے اسے زمین کی خبر لینے کے لیے بھیجا، تو اس نے آپ کے حکم کو چھوڑ کر مردار پر پڑ گیا۔

اسی وجہ سے اس کی حرام خوری ضرب المثل ہے عربی شاعر کہتا ہے:

---

18) ترجمہ: "محمد بن ظفر (الصقلی) نے کتاب 'السلوان' (سلوان المطاع) میں فرمایا ہے: 'غراب البین' سے مراد چتکبرا (دورنگا) کوا ہے۔ اور (امام) جوہری نے (الصحاح میں) کہا ہے: یہ وہ (کوا) ہے جس میں سیاہی اور سفیدی (دونوں) پائی جاتی ہوں۔" (ن اُویسی)

(حياة الحيوان الكبرى، باب الغين المعجمة، الغراب، فائدة أجنبية، 2/ 237، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الثانية، 1424هـ)

19) (حاشية ابن عابدين = رد المحتار، كتاب الذبائح، قوله والغراب الأبقع، 6/ 305، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية، 1386 هـ - 1966م)

20) (حياة الحيوان الكبرى، باب الغين المعجمة، الغراب، فائدة أجنبية، 2/ 237، دار الكت العلمية، بيروت، الطبعة: الثانية، 1424هـ)

21) (حياة الحيوان الكبرى، باب الغين المعجمة، الغراب، الأمثال، 2/ 245، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الثانية، 1424هـ)

22) ترجمہ: "لفظ 'فسق' کے اصل معنی کسی چیز سے باہر نکل جانے کے ہیں، اور شریعت میں اس کا مطلب اللہ کی فرمانبرداری سے باہر نکل جانا ہے۔" (ن اُویسی)

(حياة الحيوان الكبرى، باب الغين المعجمة، الغراب، فائدة أجنبية، 2/ 237، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الثانية، 1424هـ)

23) (حياة الحيوان الكبرى، باب الغين المعجمة، الغراب، فائدة أجنبية، 2/ 237، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الثانية، 1424هـ)

وَمَنْ يَكُنِ الْغُرَابُ لَهُ دَلِيلاً ... يَمُرُّ بِهِ عَلَى جِيَفِ الْكِلَابِ[24]

یعنی اور جس کا غراب رہنما ہو، اسے وہ مردار کتوں کے اُوپر لے جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ابقع کو مردار بہت زیادہ پسند ہے، یہی وجہ ہے کہ فطری (قدرتی) غذا پالینے کے بعد نبی کے فرمان کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے ہمارے فقہاء اس کی طبعی غذا کا ذکر زیادہ کرتے ہیں، کیونکہ حلال غذا کھالینا اس کے لیے طبع ثانیہ کے حکم میں ہے۔ دیکھئے در مختار میں ہے:

"(وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ) الَّذِي يَأْكُلُ الْجِيَفَ لِأَنَّهُ مُلْحَقٌ بِالْخَبَائِثِ"[25] (در مختار)

یعنی ابقع کو مردار سے رغبت ہے، اسی وجہ سے ملحق بالخبائث (یعنی خبیث جانوروں میں شمار) ہوتا ہے۔

جیسا کہ علامہ شامی لکھتے ہیں: "لَا يَأْكُلُ إِلَّا الْجِيَفَ"[26] یعنی ابقع کو اطبعاً صرف مردار ہی کھاتا ہے۔

در مختار سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ فطرۃً مردار کھانے کی وجہ سے ابقع کو اخبیث جانوروں میں شمار کیا گیا۔ لیکن شامی کی عبارت "صرف مردار کھاتا ہے" سے یہ سمجھنا کہ عام گھروں میں پھرنے والا کوا چونکہ صرف مردار نہیں کھاتا بلکہ مخلوط غذا کھاتا ہے، لہذا یہ اور ہے یا کوئی اور ہوگا، یہ غلط ہے۔ اس لیے کہ طبعاً (قدرتی طور پر) ابقع کوے کی غذا مردار ہے، مگر طبع ثانیہ کے تحت حلال بھی کھالیتا ہے، جیسا کہ امام شمس الدین سرخی مبسوط میں فرماتے ہیں:

"الْأَبْقَعُ الَّذِي يَأْكُلُ الْجِيَفَ وَيَخْلِطُ فَإِنَّهُ يَبْتَدِئُ"[27] یعنی ابقع کوا مردار کھاتا ہے اور مخلوط (حلال و حرام) غذا بھی کھاتا ہے۔

یعنی فطرۃً حرام کھاتا ہے، اور طبعِ ثانیہ کے تحت حلال کھاتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ حلت و حرمت (حلال و حرام ہونا) فطری غذا سے متعلق ہے، یعنی: جو چیزیں طبعاً حلال کھاتی ہیں وہ حلال ہیں۔ جو طبعاً حرام کھاتی ہیں وہ حرام ہیں۔ طبعاً حرام کھانے والا جانور حلال کھالینے سے حلال نہیں ہوگا مثلاً ابقع کوا اور شوقیہ کتا وغیرہ، چاہے کتنا حلال کھائیں، مگر خود حلال نہیں ہوں گے، کیونکہ یہ حلال غذا ان کی طبع ثانیہ ہے، جس سے حلت و حرمت متعلق نہیں۔

اسی طرح حلال جانور (مثلاً گائے) اگر پلیدی وغیرہ کھالے تو حرام نہ ہوگی۔ اسی طرح بھیڑ اور آزاد مرغی بھی اگر حرام کھائیں تو حرام نہ ہوگی۔ تو یہی وجہ ہے کہ فقہاء نے اس کی وہ غذا لکھی ہے جس سے حلت و حرمت واضح ہو سکے۔ مگر اشتباہ سے بچنے کے لیے امام سرخسی نے اس کی دوسری غذا بھی لکھ دی ہے تاکہ آسانی سے تمیز ہو سکے۔ قدر کفایت یہ ہے کہ درج ذیل احادیث میں عام گھروں میں پھرنے والے ابقع کوے کے فاسق و خبیث ہونے کا ذکر ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے: " وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَىٰ مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ: الْفَأْرَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ""[28] (متفق علیہ)

یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانوروں میں سے پانچ ایسے ہیں جن کے قاتل پر کوئی گناہ نہیں: چوہا، کوا، چیل، بچھو، باؤلا کتا۔

---

[24] (حياة الحيوان الكبرى، باب الغين المعجمة، الغراب، الأمثال، 2/ 245، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الثانية، 1424هـ)

[25] (الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار، كتاب الذبائح، 2/ 245، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1423 هـ – 2002 م)

[26] (حاشية ابن عابدين = رد المحتار، كتاب الذبائح،قوله والغراب الأبقع، 6/ 305، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية، 1386 هـ – 1966م)

[27] (المبسوط للسرخسي، كتاب المناسك، باب جزاء الصيد، محرم قتل سبعا، 4/ 92، مطبعة السعادة – مصر)

[28] (مشكاة المصابيح، كتاب المناسك، باب الحرم يجتنب الصيد، الفصل الأول، 2/ 825، الحديث 2698–(3) المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہے: " وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا"[29](متفق علیہ)

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور فاسق ہیں، جن کے قتل میں حرام و حلال کا فرق نہیں: سانپ، ابقع کوا، چوہا، باولا کتا اور چیل۔

سنن ابن ماجہ و بیہقی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے: "عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - أَنَّهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " الْحَيَّةُ فَاسِقَةٌ ، وَالْعَقْرَبُ فَاسِقَةٌ ، وَالْفَأْرَةُ فَاسِقَةٌ ، وَالْغُرَابُ فَاسِقٌ ""[30]

اسی طرح سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے پوچھا گیا کہ کیا کوا کھایا جائے؟ آپ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے بعد ابقع (کوا) فاسق ہے، کون اسے کھانے کے لیے تیار ہوگا؟[31]

اور بھی سنن ابن ماجہ میں ہے: " فَقِيْلَ لِلْقَاسِمِ: قَالَ مَنْ يَأْكُلُهُ بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسِقاً"[32]

علامہ کمال الدین لکھتے ہیں کہ ان حیوانات کا فاسق ہونا ان کی خباثت باطنیہ سے استعارہ ہے:

قَالَ الدَّمِيرِيُّ: "وَإِنَّمَا سُمِّيَتْ هٰذِهِ الْحَيَوَانَاتُ فَوَاسِقَ عَلَى الْاِسْتِعَارَةِ لِخُبْثِهِنَّ" [33]

چونکہ مذکورہ احادیث میں پانچ جانوروں کا ایک ہی حکم بتایا گیا ہے اور وجہِ حرمت بھی ایک ہی ہے، اس لیے سوال پیدا ہوتا ہے: زید کو کیوں خاص طور پر ابقع (کوا) کی طرف توجہ دی گئی، اور باقی چار کو کیوں چھوڑا گیا؟ اگر کوے کا کھانا ثواب ہے تو باقیوں نے کیا جرم کیا؟ مگر یاد رکھنا قانون ہے " اَلصَّلَاحُ يَتَوَلَّدُ مِنَ الطَّعَامِ الطَّيِّبِ." یعنی صلاحیتِ پرہیز گاری، حسن اخلاق، توجہ في العبادات، قربِ خداوندی طیب غذا سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے قرآن مجید میں ارشاد ہے: "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ "(البقرۃ:۱۷۲) یعنی اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی طیب چیزیں کھاؤ۔

چونکہ حضور رسالت ﷺ نے اس کوے کو فاسق فرمایا اور حبیبۂ حبیب اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

---

29) (مشكاة المصابيح، كتاب المناسك، باب الحرم يجتنب الصيد، الفصل الأول، 2/ 826، الحديث2699ـ(4) المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

30) (سنن ابن ماجه، كتاب الصيد، باب الغراب، 2/ 1082، الحديث3248، المكتبة العلمية)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "سانپ فاسق (موذی) ہے، بچھو فاسق ہے، چوہا فاسق ہے، اور کوا فاسق ہے۔"(ن اُویسی)

31) (سنن ابن ماجه، كتاب الصيد، باب الغراب، 2/ 1082، الحديث3248، المكتبة العلمية)

32) ترجمہ: "پس حضرت قاسم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ کے (کسی جانور کو) 'فاسق' فرمانے کے بعد بھی کیا کوئی اسے کھاتا ہے؟"(ن اُویسی)

(سنن ابن ماجه، كتاب الصيد، باب الغراب، 2/ 1082، الحديث3249، المكتبة العلمية)

33) ترجمہ: "(علامہ) دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان جانوروں کو ان کی خباثت (ناپاکی/شرارت) کی وجہ سے استعارتاً فواسق کا نام دیا گیا ہے۔"(ن اُویسی)

(حياة الحيوان الكبرى، باب الفاء، الفأر، 2/ 270، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الثانية، 1424هـ)

" عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: «إِنِّي لَأَعْجَبُ مِمَّنْ يَأْكُلُ الْغُرَابَ وَقَدْ أَذِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِهِ لِلْمُحْرِمِ وَسَمَّاهُ فَاسِقًا، وَاللهِ مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ» "[34](حیوۃالحیوان)

یعنی مجھے سخت تعجب ہے اس شخص سے جو کوے کو کھائے گا، حالانکہ احرام والے کو نبی مکرم ﷺ نے اس کے قتل کی اجازت دے دی، اور اس کا نام فاسق رکھا۔ وَاللهِ مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ یعنی خدا کی قسم، یہ کوا طیب چیزوں میں شامل نہیں۔

یعنی ایمان والوں کی غذا نہیں بن سکتا۔ اور خداوند قدوس کا ارشاد ہے کہ ایمان والو، طیب اور ستھری چیزیں کھاؤ۔[35] یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ زید اسی کوے کے کھانے کو ثواب کیسے سمجھتا ہے؟ یا تو وہ کوے کو طیب سمجھتا ہے، یا اپنے آپ کو ایماندار سمجھتا ہے، جو کہ صریح اور متفقہ حدیثوں کی تکذیب کے مترادف ہے۔ اگر وہ فاسق اور خبیث جان کر کھانے کا قائل ہے تو وہ حرام خور ہے (العیاذ باللہ)۔ مگر یاد رہے کہ مومن، جیسے طیب اور پاک غذا کی جدوجہد میں مشغول ہوتا ہے، ایسے ہی فاسق خبیث غذا میں مساعی اور کوشاں رہتا ہے۔ "الجِنْسُ إِلَى الجِنْسِ يَمِيْلُ "نوعیت اپنے ہم نوع کی طرف مائل ہوتی ہے۔

کُنَد هَم‌جِنس با هَم‌جِنس پَرواز کبوتر با کبوتر، باز با باز

طَیِّبات آمد نَصیبِ طَیِّبات مر خَبیثان را سَزَد خَبیثات[36]

عربی شاعر کہتا ہے: إِذَا كَانَ الْغُرَابُ غِذَاءَ قَوْمٍ ... سَيَحْشُو مِنْ بُطُونِ الْأَخْبَثِينَا

خلاصہ یہ ہے کہ خبیث کو اخبیث مزاج لوگوں کے پیٹ بھرنے کے ہی کام آسکتا ہے۔ جیسا کہ ضرب المثل (محاورہ) میں کہا جاتا ہے کہ ناپاک قلعی سے مسجد کو نہیں لیپا جاسکتا، البتہ بانس کے ٹکڑوں سے بیت الخلا کے سوراخ بند کیے جاسکتے ہیں۔ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی بات کو سمجھانے کے لیے ایک مثال دی ہے کہ: گر آبِ چاہِ نَصرانی نه پاک است ... جهودِ مُرده می‌شویی چه باک است؟[37]

یعنی عیسائی کا کنواں اگرچہ ناپاک ہے، مگر اگر یہودی کے مردے کو نہلانا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ خبیث اور فاسق چیزیں مومن کی شان کے لائق نہیں ہوتیں، بلکہ ایسی غذائیں خبیث مزاج لوگوں کے پیٹ ہی بھر سکتی ہیں۔ ہمارے فقہائے احناف اس کوے کے خبیث ہونے پر متفق ہیں۔

چنانچہ "فتاویٰ عالمگیری" میں ہے: " وَالْغُرَابِ الْأَبْقَعِ مُسْتَخْبَثٌ طَبْعًا "[38](فتاویٰ عالمگیری) یعنی ابقع کو اطبعاً (فطری طور پر) خبیث سمجھا جاتا ہے۔

---

[34] (حياة الحيوان الكبرى، باب الغين المعجمة، الغداف، الحكم، 2/ 235، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الثانية، 1424هـ)

[35] يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ (البقرة: 172) (نور العرفان)

[36] ہم جنس اپنی ہی جنس کے ساتھ پرواز کرتا ہے؛ کبوتر کبوتر کے ساتھ اور باز باز کے ساتھ رہتا ہے۔
پاکیزہ لوگ پاکیزہ چیزوں کے ہی لائق ہوتے ہیں، اور ناپاک لوگوں کے لیے ناپاک چیزیں ہی مناسب ہوتی ہیں۔

[37] (سعدی، گلستان، باب سوم در فضیلت قناعت، حکایت شمارہ 20)

[38] (الفتاوى العالمكيرية المعروفة بالفتاوى الهندية، كتاب الذبائح وفيه ثلاثة أبواب، الباب الثاني في بيان ما يؤكل من الحيوان وما لا يؤكل، 5/ 290، المطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر، الطبعة: الثانية، 1310 هـ)

علامہ شامی لکھتے ہیں: "(وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ) الَّذِي يَأْكُلُ الْجِيَفَ لِأَنَّهُ مُلْحَقٌ بِالْخَبَائِثِ ، وَالْخَبِيثُ مَا تَسْتَخْبِثُهُ الطِّبَاعُ السَّلِيمَةُ"[39]

یعنی ابقع کوامر دار کھاتا ہے،اس لیے اسے خبیث جانوروں میں شمار کیا جاتا ہے،اور خبیث وہ چیز ہے جسے صحیح اور سلیم طبیعتیں ناپسند اور گندا سمجھیں۔چونکہ مذکورہ پانچ جانور فاسق قرار دیے گئے ہیں،اس لیے حالتِ احرام میں انہیں مار ڈالنے پر کفارہ لازم نہیں ہوتا۔چنانچہ "فتاویٰ عالمگیری" میں ہے:

" الْمُحْرِمُ مَمْنُوعٌ مِنْ قَتْلِ صَيْدِ الْبَرِّ إلَّا الْفَوَاسِقَ وَهِيَ الَّتِي تَبْتَدِئُ بِالْأَذَى، كَذَا فِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ لِقَاضِي خَانْ "[40]

یعنی احرام والے کے لیے خشکی کے شکار کو مارنا منع ہے،مگر وہ جانور اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو فاسق ہوں اور ایذا پہنچانے میں پہل کرتے ہوں،جیسا کہ "جامع الصغیر للقاضي خان" میں مذکور ہے۔

علامہ شمس الدین سرخسی "المبسوط" میں لکھتے ہیں کہ ابقع کوا جو مردار اور مخلوط (ملی جلی) غذا کھاتا ہے،وہ ایذا دینے میں بھی پہل کرتا ہے:

"الْغُرَابُ، وَالْمُرَادُ بِهِ الْأَبْقَعُ الَّذِي يَأْكُلُ الْجِيَفَ، وَيَخْلِطُ فَإِنَّهُ يَبْتَدِئُ بِالْأَذَى"[41] (المبسوط)

اس کے علاوہ دوسرے جانور عموماً ایذا رسانی میں پہل نہیں کرتے،اس لیے حالتِ احرام میں ان کے قتل پر جرمانہ نہیں ہوگا۔جیسا کہ "فتاویٰ عالمگیری" میں ہے:" الَّذِي لَا يَبْتَدِئُ بِالْأَذَى غَالِبًا فَلَهُ قَتْلُهُ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ "[42]

یعنی جو جانور عموماً ایذا رسانی میں پہل نہ کرے،اسے مار دینے والے پر کوئی چیز (کفارہ یا جرمانہ) واجب نہیں ہوگی۔

الحمدللہ!اس قدر تشریح مقصود کے لیے کافی ہے،اور طالبِ حق کے لیے اتنی وضاحت ہی بس ہے۔جیسا کہ کہا جاتا ہے:" بس کنم خود زیرکان را این بس است "[43] اور ایک جگہ کہا گیا ہے:" درخانه اگرکس است، یک حرف بس است"[44]

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اسْمُهُ أَذْكٰى مِنَ الْعَسَلِ الْمُصَفّٰى، وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ أَجْمَعِيْنَ

یہاں ہم کوا کی اُس قسم کا تذکرہ کرتے ہیں جو صرف حلال کھاتا ہے۔

غرابِ زرعی: یعنی کھیتی کا کوا،یہ کوا صرف حلال کھاتا ہے فقہائے احناف اس کو مباح لکھتے ہیں: ''طَائِرٌ نَحْوُ الْحَمَامَةِ طَوِيلُ الذَّنَبِ فِيهِ بَيَاضٌ وَسَوَادٌ، وَهُوَ نَوْعٌ مِنَ الْغِرْبَانِ يُتَشَاءَمُ بِهِ وَيُعَقْعِقُ بِصَوْتٍ يُشْبِهُ الْعَيْنَ وَالْقَافَ''[45] (شامی)

یعنی عقعق لمبی پوچھ سے کبوتر کی مانند پرندہ ہے۔جس میں سیاہی وسفیدی ہے،اور وہ بدفالی لیے جانے والے کوؤں کی قسم ہے اور اس کی آواز عقعق عین قاف کی مشابہ ہوتا ہے۔

---

39) (حاشية ابن عابدين = رد المحتار، كتاب الذبائح،قوله والغراب الأبقع، 6/ 305، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية، 1386 هـ - 1966م)

40) (الفتاوى العالمكيرية المعروفة بالفتاوى الهندية، كتاب المناسك وفيه سبعة عشر بابا الباب التاسع في الصيد، 1/ 252، المطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر، الطبعة: الثانية، 1310 هـ)

41) (المبسوط للسرخسي، كتاب المناسك، باب جزاء الصيد، محرم قتل سبعا، 4/ 92، مطبعة السعادة - مصر)

42) (الفتاوى العالمكيرية المعروفة بالفتاوى الهندية، كتاب المناسك وفيه سبعة عشر بابا الباب التاسع في الصيد، 1/ 252، المطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر، الطبعة: الثانية، 1310 هـ)

43) میں اتنا ہی کافی سمجھتا ہوں،کیونکہ سمجھ دار کے لیے اتنا ہی بس ہے۔(نوری) (مولانا،مثنوی معنوی از شیخ سعدی،دفتر چہارم،بخش 106-تزییف سخن ہامان علیہ اللعنۃ)

44) گھر میں کوئی ہے (یعنی سمجھنے والا کوئی ہے) تو وہاں ایک حرف بھی کافی ہوتا ہے۔(ن اُویسی) (شیخ بھایی،کشکول،دفتر چہارم-قسمت دوم،بخش دوم-قسمت دوم)

45) (حاشية ابن عابدين = رد المحتار، كتاب الذبائح، 6/ 308، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية، 1386 هـ - 1966م)

شامی کی اس عبارت سے ملتی جُلتی عبارت عقعق کے بارے میں صاحب حیوۃ الحیوان کی بھی ہے عقعق کے مباح ہونے میں اختلاف ہے، در مختار میں ہے کہ عقعق ایسا کوا ہے جو کہ حرام و حلال غذا کھاتا ہے۔[46]

کوا کالا اور دیوبندیہ کا جشن صد سالہ: قطبُ العالم مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے لکھا کہ اس کا کھانا ثواب ہے۔

("فتاویٰ رشیدیہ"، صفحہ ۲۹۶)

جسے ہمارے دور میں فرقۂ دیوبندیہ کے بعض مولویوں نے جشن مناتے ہوئے دور دور سے لوگوں کو بلا کر دعوتیں دیں اور لطف اندوز ہوئے، اور اخباراتِ پاکستان میں اس جشن کی روداد شائع ہوئی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: جشنِ کواخوری! ۱۶ اگست (محمد اکبر، نامہ نگار)

یہاں جمعیتُ العلماءِ اسلام سے تعلق رکھنے والے متعدد علمائے کرام نے کوے کے گوشت کو حلال قرار دیا، اور اپنے اس فتوے پر عمل کرتے ہوئے کوؤں کے گوشت سے اپنے کام و دہن کی تواضع (مہمان نوازی) بھی کی۔ یہ علمائے کرام مدرسہ جامعہ حسینیہ خلیفہ میں جمع تھے، جن میں جمعیتُ العلماءِ اسلام سرگودھا کے صدر حکیم شریف الدین، قاری فتح محمد (کراچی والے)، قاری محمد صدیق (جھنگ والے)، اور حافظ محمد انیس (سلانوالی والے) شامل تھے۔ ان علماء کا متفقہ فیصلہ تھا کہ کوے کا گوشت حلال ہے۔ انہوں نے اس فتوے پر اس طرح عمل کیا کہ کوے کے گوشت کی ایک دعوت میں اس سے لطف اندوز ہوئے۔

("روزنامہ نوائے وقت"، لاہور، اگست ۱۹۷۶ء)

اس پر عوام کی طرف سے لعن طعن (ملامت و تنقید) ہوئی تو بعض مولویوں نے سیاسی پہلو اختیار کرتے ہوئے "اخبار مشرق" میں برأت (لاتعلقی/انکار) کا اظہار کیا۔ پھر اس کی تردید میں اسی "اخبار مشرق" میں تردید شائع ہوئی۔ ملاحظہ ہو۔

سلانوالی، ۲۳ اگست: سلانوالی کے متعدد سماجی کارکنوں، تاجروں، آڑھتیوں اور دوسرے افراد نے جمعیتُ علماءِ اسلام ہزاروی گروپ سرگودھا کے صدر حکیم شریف الدین کرنالی کے اس بیان کی تردید کی ہے کہ مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی میں کوے کا گوشت نہیں کھایا گیا۔ انہوں نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ ہم سب اور ہمارے ساتھی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی میں ایک اجتماع کے دوران کتابوں کے حوالے سے کوے کو حلال قرار دیا گیا۔ پندرہ دن تک اس پر اصرار کیا گیا اور وہاں کوے کے گوشت کی دعوت بھی ہوئی۔ لیکن اب جبکہ مدرسے کی آمدنی بند ہو گئی اور لوگوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دی تو یہ بیان دیا گیا کہ نہ ہی انہوں نے کوے کو حلال کہا اور نہ ہی اسے کھایا گیا۔ ("مشرق"، لاہور، ۲۵۔۸۔۱۹۷۶ء)

اس تفصیل سے ہمارا مقصد یہی ہے کہ یہ لوگ واقعی کواخور (کوا کھانے والے) ہیں اور ان کے بعض لوگ بلاوجہ کوے کی قسمیں گننے شروع ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کے مولوی رشید احمد صاحب نے "تذکرۃ الرشید" میں صاف لکھا ہے کہ کوا جیسا بھی ہو، دیسی ہو یا پردیسی، کالا ہو یا سفید، اس کی تمام قسمیں حلال و طیب ہیں۔

اب فقیر اس کالے کوے کے متعلق کچھ عرض کرتا ہے۔ اس سے پہلے کہ اس کی تفصیل بیان کروں، اہلِ اسلام کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ: چُوں خُدا خواہد کہ پَردہ کس دَرَدْ...مَیلش اندر طعنۂ پاکاں بَرَدْ [47]

---

[46] (حاشية ابن عابدين = رد المحتار، كتاب الذبائح،قوله والغراب الأبقع، 6/ 305، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية، 1386 هـ - 1966م)

[47] یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی کا پردہ چاک کرنا چاہتا ہے تو وہ خود پاک لوگوں پر طعن و تشنیع کرنے لگتا ہے۔

کچھ یہی حال ان بیچاروں کا ہے کہ جب انہوں نے فتوے بازی شروع کی کہ میلاد شریف، عرس شریف اور گیارھویں شریف کی شیرینی حرام ہے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایک طرح کی سزا مقرر فرمائی: کسی کو اُلو کھلایا گیا اور کسی کو بھوکا رکھا گیا، اور ان غریبوں کو غلاظت خور (گندی غذا کھانے والا) بنادیا گیا۔ کسی نے ان کے بارے میں خوب کہا ہے:

مٹھائی محفلِ میلاد کی یہ کس طرح کھائے... کہ اس کمبخت کو چسکا تو کوے کی غذا کا ہے

فقیر نے اس موضوع پر ایک رسالہ لکھا ہے بنام "ارتفاع النقاب عن وجہ الغراب"۔ اس کا خلاصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ تمام فقہاء کرام اور محدثین کے نزدیک یہ دیسی کوا (زاغ معروف) حرام ہے۔ قرآنِ مجید کا ارشاد ہے: ﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾ (سورۃ الأعراف:۱۵۷) اور وہ نبی اپنی امت پر خبیث چیزیں حرام فرماتے ہیں۔ لہٰذا اس آیت سے ہر خبیث شے کا حرام ہونا ثابت ہے۔ اور یہ کوا خبیث ہے، اس لیے کہ سلیم طبیعت (صحیح فطرت) اسے خبیث جانتی ہے اور اس سے نفرت کرتی ہے۔ ہر بھلا آدمی، اگرچہ گاؤں کا رہنے والا ہی کیوں نہ ہو، اس سے نفرت کرتا ہے۔ خود حلال کہنے والے بھی اس کی طرف رغبت نہیں کرتے (ورنہ علانیہ کھاتے)۔ اور یہ نفرت شرعاً اس کے خبیث ہونے کی دلیل ہے، جو موجبِ حرمت ہے۔

"اشعۃ اللمعات" میں ہے: "و مراد بخبث آنچه پلید داند طبع سلیم، ضدِّ طیب"[48]

یعنی خبیث سے مراد وہ چیز ہے جسے سلیم طبیعت گندا اور ناپسند سمجھے، اور وہ طیب (پاک) کے مقابل ہے۔

"در مختار" میں کوے کو ملحق بالخبائث لکھ کر فرمایا: "وَالْخُبْثُ مَا تَسْتَخْبِثُهُ الطِّبَاعُ السَّلِيْمَةُ"[49]

یعنی خبیث وہ ہے جس سے سلیم طبیعتیں نفرت اور گھن محسوس کریں۔

اسی لیے کوے کی طرف زمانۂ نبی کریم ﷺ سے آج تک کسی نے رغبت نہیں کی۔ ہر قرن اور ہر زمانے کے مسلمان اس سے نفرت ہی کرتے رہے اور کرتے ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ کوا خبیث ہے اور آیتِ کریمہ ﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾ (الأعراف:157) میں داخل ہے۔

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "لِأَنَّهُ حَيَوَانٌ خَبِيثُ الْفِعْلِ، خَبِيثُ الْمَطْعَمِ"[50]

یعنی کوا ایسا حیوان ہے جس کا فعل بھی خبیث ہے اور جس کی غذا بھی خبیث ہے۔ ("حیاۃ الحیوان"، جلد ۲، صفحہ ۹۴)

کوا چونکہ موذی (تکلیف پہنچانے والا) ہے اور اس کی طبیعت میں ایذا رسانی ہے، اس لیے نبی کریم ﷺ نے اسے فاسق فرمایا اور محرم کے لیے بھی اس کے قتل کی اجازت دی، حالانکہ محرم کے لیے شکار حرام ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ جس طرح دوسرے موذی جانور ہیں، اسی طرح یہ کوا بھی موذی ہے اور اس کا کھانا حرام ہے۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو کوا کھاتا ہے، حالانکہ نبی کریم ﷺ نے محرم کے لیے اس کے قتل کی اجازت دی اور اس کا نام فاسق رکھا۔ خدا کی قسم، یہ طیبات (پاک چیزوں) میں سے نہیں ہے۔[51] ("سنن البیہقی"، جلد ۹، صفحہ ۳۹۷)

---

48) (اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ، کتاب الاطعمہ، 407/3، مطبع نولکشور، لکھنؤ)

49) (حاشية ابن عابدين = رد المحتار، كتاب الذبائح، قوله والغراب الأبقع، 6/ 305، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية، 1386 هـ - 1966م)

50) (حياة الحيوان الكبرى، باب الغين المعجمة، الغراب: فائدة، 2/ 239، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الثانية، 1424هـ)

51) (السنن الكبرى، كتاب الضحايا، جماع أبواب ما يحل ويحرم من الحيوانات، باب ما يحرم من جهة ما لا تأكل العرب، 9/ 316، الحديث18767 دار المعرفة)

(سنن ابن ماجه، كتاب الصيد، باب الغراب، 2/ 1082، الحديث3249، المكتبة العلمية)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کون ہے جو کوے کو کھائے، جبکہ رسولِ اکرم ﷺ نے اسے فاسق فرمایا ہے؟ خدا کی قسم! یہ پاک جانوروں میں سے نہیں ہے۔[52] ("سنن ابن ماجہ" مترجم، صفحہ ۴۹۷)

تفسیر موضح القرآن، صفحہ ۱۰۰ پر مذکور ہے کہ کوا ستھری (پاک) چیز نہیں بلکہ خبیث و ناجائز (ناپاک اور فاسق) ہے۔[53]

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے پانچ جانور ایسے بتائے ہیں جن پر کوئی حرج نہیں اس شخص پر جو انہیں حرم میں اور احرام کی حالت میں قتل کرے: چوہا، کوا، چیل، بچھو، اور باؤلا کتا۔[54] (مشکوۃ)

ان تمام حدیثوں سے ثابت ہوا کہ یہ کوا موذی اور فاسق جانور ہے۔ اس کا حکم وہی ہے جو سانپ، بچھو، چوہا وغیرہ کا ہے۔ یعنی جس طرح چوہا، سانپ، بچھو وغیرہ کا کھانا حرام ہے، اسی طرح کوا کھانا بھی حرام ہے۔

کنز میں ہے: "لَا الْأَبْقَعُ - الَّذِي يَأْكُلُ الْجِيَفَ"[55] یعنی ابقع جائز نہیں جو مردار کھاتا ہے۔

اس کی شرح "فتح المعین" میں ہے: "وَهُوَ الْأَبْقَعُ الَّذِي فِيهِ سَوَادٌ وَبَيَاضٌ"[56] یعنی ابقع وہ جو سیاہی اور سفیدی دونوں رکھتا ہو۔

جب صاحبِ کنز نے ابقع کو حرام فرمایا اور شارع نے ابقع کی تفسیر کر کے تعیین کر دی کہ ابقع وہ ہے جس میں سیاہی و سفیدی ہو، تو اب اس دیسی کوے کی حرمت میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ گیا۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ الْكَرِيمِ الْأَمِينِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان

---

[52] (سنن ابن ماجه، كتاب الصيد، باب الغراب، 2/ 1082، الحديث3248، المكتبة العلمية)

[53] (تفسیر موضح القرآن از شاہ عبد القادر دہلوی، المائدۃ:100، ص166، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)

[54] (مشكاة المصابيح، كتاب المناسك، باب الحرم يجتنب الصيد، الفصل الأول، 2/ 825، الحديث 2698-(3) المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

[55] (البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري، كتاب الذبائح، فصل فيما يحل ولا يحل من الذبائح، أكل غراب الزرع، 8/ 195، دار الكتاب الإسلامي، الطبعة: الثانية)

[56] (حاشية إعانة الطالبين على حل ألفاظ فتح المعين، كتاب الذبائح، فصل فيما يحل ولا يحل من الذبائح، أكل غراب الزرع، 2/ 686، دار الفيحاء للطباعة و النشر و التوزيع، الطبعة: 2006)